

۱۰۔ لغات۔ طوفانی۔ طوفان اٹھانے والے، طوفان آفرین۔

سبزہ نوخیز: نیا اگا ہوا سبزہ۔

تشریح: نئے اگے ہوئے سبزے کی موج شراب تک ہر موج نے برسات کے موسم کی کیفیت کا ایک ایسا طوفان بپا کر دیا ہے، جو دنیا کے ہر حصے پر چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ یعنی برسات ہو رہی ہے۔ ہر طرف سبزہ لہریں لے رہا ہے۔ شراب کی محفلیں آراستہ ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نشے کا طوفان اُمنڈ آیا ہے، جس نے ساری دنیا کو آغوش میں لے لیا ہے۔

۱۱۔ تشریح: پھولوں کا موسم کتنا اچھا ہے کہ اس سے ہستی کے ہنگامے کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ شراب کی موج کتنی مسترت خیز ہے کہ قطرے کی رہنمائی دریا کی طرف کر دیتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ برسات میں ہر طرف سبزہ اُگ آیا۔ پھول کھل گئے، درختوں پر بہار آگئی۔ ان سب چیزوں سے ثابت ہو گیا کہ زندگی کا ہنگامہ بھی اسی طرح گرم ہوا۔ پھر اس میں شاعر نے ایک خاص پہلو یہ رکھا کہ جب خزاں کا موسم آتا ہے تو یہ سب چیزیں ناپید ہو جاتی ہیں اور موسم گل میں از سر نو پیدا ہو گئیں۔ اس سے ہنگامہ ہستی کی بے ثباتی ثابت کی، گویا یہ وہی شے ہے، جسے عربی نے برہان حدوث قرار دیا، یعنی از سر نو پیدا ہونا اور یہی اس کی بے ثباتی کی دلیل ہے، کیونکہ وہ مستقل اور قائم بالذات نہیں۔ موج شراب اس وجہ سے قطرے کے لیے دریا کی طرف رہبر بن گئی کہ اس کا خاصہ ہی نشہ پیدا کر دینا ہے اور انسان مدہوش ہو جائے تو وہ بخود اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ یوں گرد و پیش کی ہر شے سے بے تعلق ہو کر اپنے مبدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ قطرے کا مبدا دریا، انسان کا مبدا ذات باری تعالیٰ ہے۔

۱۲۔ تشریح: اے اسد! پھولوں کا جلوہ دیکھ کر میرے ہوش اُڑ رہے ہیں۔ پھر وقت آگیا ہے کہ موج شراب اُڑنے کے قصد سے پرتو لے۔ یعنی پھولوں کے عام جلوے نے یاد دلادیا کہ شراب کا دور چلنا چاہیے۔